فہرست مضامین

حرفِ اوّل ---------- 5
نمازِ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے --------21
سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نمازِ جنازہ میں دائیں طرف ایک
سلام پھیرنا ---------- 25
امام محمد بن سیرین، امام حسن بصری اور امام مکحول کا نمازِ جنازہ
میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا ---------- 27
نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے والی روایات کا
تحقیقی جائزہ ---------- 28
محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا فتوی------- 38
امام أبوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر رحمہ اللہ کا فتویٰ ---------- 45
امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا فتویٰ---------- 45

نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت ہے ------ 46
سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا---------- 49
ثقہ تابعین امام عطاء بن أبی رباح، امام سالم بن عبداللہ، امام حسن بصری، امام زہری، امام قیس بن أبی حازم، امام نافع بن جبیر اور امام مکحول کا نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا ------- 49
نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنے والی روایات کا تحقیقی جائزہ ---------- 50
نمازِ جنازہ کی صحیح مسنون دُعائیں ----------61
نمازِ جنازہ کے مختصر صحیح احکام ومسائل ---------- 64
جنازے اور نمازِ جنازہ کے متعلق وہ امور جو سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں---------- 76

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ))

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ ہم میں سے نہیں۔''[1]

یہ حدیث مبارکہ ایک لمبی حدیث کا آخری ٹکڑا ہے، جو ہمارے مردہ ضمیر پر دستک دے رہی ہے کہ اے مردہ ضمیر جاگ جا، اس سے پہلے کہ تیری حقیقی موت واقع ہو جائے، اٹھ اور اس سنت کو زندہ کر جسے عموم، استدلال، قیاس اور..... جیسے لفظوں نے ختم کر دیا ہے، میری اس سے مراد ''نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرنا'' ہے کیونکہ ہمارے ہاں پورے پاکستان میں اس عظیم سنت پر عمل کبھی کبھار ہی

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح.

ہوتا ہے، ورنہ عام طور پر خلافِ سنت نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرا جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں بلکہ اس کے برعکس پورے عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب میں نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرنے اور نمازِ جنازہ (سنت کے مطابق) آہستہ آواز میں پڑھاتے ہوئے اس عظیم سنت پر رسول اللہ ﷺ کے دَور سے لے کر آج تک عمل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ و الحمد للّٰہ .

یہ طویل بحث کا موقع نہیں لہٰذا میں صرف مختصر طور پر عموم اور استدلال وغیرہ کا ردّ اصول حدیث اور متقدمین محدثین سے ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ تا کہ حق اور باطل میں فرق معلوم ہو جائے۔

ہمارے بعض اہل علم بھائی نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے کی دلیل فرض نماز میں دونوں طرف سلام

پھیرنے کے عموم سے لیتے ہوئے استدلال کرتے ہیں کہ فرض نماز کی طرح نمازِ جنازہ بھی ایک نماز ہی ہے، جس طرح فرض نماز میں دونوں طرف سلام پھیرا جاتا ہے اسی طرح نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا جائز ہے۔ (حالانکہ تمام اہل علم نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرنے کو سنت مانتے ہیں) یہ عموم اور استدلال کئی وجوہات کی بنا پر باطل اور مردود ہے۔

پہلی بات یہ کہ اس عموم کو ایک منٹ کے لیے مان لیا جائے تو اس طرح فرض نماز سے رکوع اور سجود کے عموم کو لیتے ہوئے نمازِ جنازہ میں بھی رکوع اور سجود جائز ہے (بلکہ راقم الحروف نے مئی ۲۰۱۴ء کے اخبار ''نوائے وقت'' میں خود تصویر دیکھی ہے کہ فلسطین میں ایک نمازِ جنازہ میں فلسطینی لوگ سجدہ کر رہے ہیں اور میت آگے رکھی ہوئی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے

انہوں نے بھی فرض نماز کے عموم سے استدلال کیا ہے)۔

نیز اس طرح فرض نماز میں اذان دینے کے عمل کو عموم سے استدلال کرتے ہوئے نمازِ جنازہ میں بھی اذان دینا جائز ہے، یوں سمجھ لیں اسی طرح کرنے سے (قبر پرستوں کے لیے) بدعات کا لامحدود ایک نیا دروازہ کھل جائے گا۔ جسے بند کرنا ناممکن ہوگا اور سوچیے اس برے طریقے کو جاری کرنے کا بوجھ کس پر آئے گا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب ہوگا؟

دوسری بات یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرنے کا واضح عمل آ گیا تو یہ استدلال، قیاس اور عموم سب باطل ٹھہرے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ ہجری) فرماتے ہیں:

''ہر وہ چیز جو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کرتی

ہے وہ ساقط ہے۔''

اس (حدیث رسول) کے مقابلے میں کوئی رائے اور قیاس (عموم، استدلال) نہیں ٹھہر سکتا۔ ❶ اسی طرح ثقہ تابعی امام شعبی (عامر بن شرحبیل رحمہ اللہ) (متوفی ۱۰۴ ہجری) فرماتے ہیں:

''علماء رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے جو حدیث تمہارے سامنے بیان کریں تم اس پر عمل کرو اور جو چیز وہ اپنی رائے (عموم، استدلال) سے بیان کریں اسے کوڑے میں ڈال دو۔ ❷

تیسری بات یہ کہ جب خاص دلیل موجود ہو تو عموم سے دلیل لینا باطل ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

((و أن الخاص يقضى على العام))

❶ كتاب الام للشافعي: ۱۹۳/۲، مكتبة الشاملة.

❷ السنن الدارمي: ۲۰۶۔ اسناده صحيح.

''اور بے شک خاص عام پر قاضی (حاکم اور فیصلہ کن) ہے۔''❶

۲۔امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((و الدليل الخاص مقدم على العام))❷

''اور خاص دلیل عام پر مقدم ہے۔''

۳۔امام ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی نے فرمایا:

((و لا شك أن الخاص مقدم على العام))

''اور اس میں شک نہیں کہ عام پر خاص مقدم ہے۔''❸

۴۔امام محمد بن علی الشوکانی نے فرمایا:

((لأن الخاص مقدم على العام))

''کیونکہ خاص عام پر مقدم ہے۔''❹

❶ فتح الباری لابن حجر: ۸۹/۱، حدیث: ۳۲.

❷ مجموع فتاوی لابن تیمیة: ۱٤۱/۳۱.

❸ تفسیر البحر المحیط: ۱٦۸/۳، سورة النساء: ۱، ۱۰.

❹ نیل الاوطار للشوکانی: ٤۸٥/۱.

۵۔ امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے بھی ثابت کیا ہے کہ خاص دلیل کے مقابلے میں عموم سے دلیل لینا غلط ہے۔ ❶

۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ خاص دلیل کے ہوتے ہوئے عموم سے استدلال کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں: کیا یہ جائز ہے کہ آپ سنن موکدہ مساجد میں باجماعت ادا کریں، اگر آپ نے کہا: جائز نہیں (اور آپ کے بارے میں یہی گمان ہے) تو ہم کہیں گے یہ کیوں جائز نہیں جب کہ وہ عام نصوص (عموم) میں داخل ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔'' اگر آپ نے کہا: اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کیا۔ (ہم نہیں کرتے) تو ہم کہیں گے، آپ نے سچ فرمایا: پس آپ پر

❶ جزء القراءة للبخاری: ۲۰.

لازم آتا ہے کہ آپ ذکر کو عدد مخصوص کے ساتھ جو کہ منقول نہیں جائز قرار نہ دیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (مخصوص) نہیں کیا، اور اگر وہ نص مطلق میں داخل ہے، تو نص مطلق یہاں ذکر موصوف کو اس صفت کے ساتھ شامل نہیں جو کہ منقول نہیں، جیسا کہ آپ ﷺ کے فرمان ''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے'' کا عموم سنن موکدہ جماعت کو شامل نہیں اس لیے کہ وہ ایسی صفت سے متصف ہے جو کہ منقول نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ جو کچھ بیان ہوا اس نے آپ کے لیے وہ راہ واضح کر دی ہے جو آپ کے لیے درست بات کی طرف رجوع کو آسان بنا دے گی۔ ان شاء اللہ اور وہی ہدایت دینے والا ہے۔ [1]

۷۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

[1] الرد على الحبشي للألباني، ص: ٤٧ تا ٥١.

''اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں۔'' (النساء: ٢٤)

آیت مذکورہ کے عموم سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں مذکورہ حرام رشتوں کے علاوہ ہر عورت سے نکاح حلال ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی اور بھتیجی سے (بیک وقت) نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے اور خالہ بھانجی سے (بیک وقت) نکاح سے منع فرمایا ہے۔ ❶

٨۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''

(النساء: ١١)

اس آیت کے عموم سے ظاہر ہے کہ کافر بیٹا اپنے مسلمان

❶ صحیح بخاری: ٥١٠٨۔ و صحیح مسلم: ١٤٠٨.

باپ کا وارث ہوسکتا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اور مسلمان کا کافر وارث نہیں ہوتا۔'' ❶

۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

''داؤد علیہ السلام کے وارث سلیمان علیہ السلام ہوئے۔'' (النمل: ١٦)

اس آیت کے عموم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی اور رسول کی وراثت ہوتی ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ ❷

اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات اور دیگر دلائل موجود ہیں جس سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ خاص دلیل کے ہوتے ہوئے عموم سے استدلال باطل اور مردود ہے۔ راقم الحروف نے طوالت کے خوف کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا

❶ صحیح بخاری: ٦٧٦٤۔ و صحیح مسلم: ١٦١٤.
❷ صحیح بخاری: ٤٠٣٤۔ و صحیح مسلم: ١٧٥٨.

ہے اور ان شاء اللہ اہل حق کے لیے یہ دلائل بھی بہت ہیں۔

چوتھی بات یہ کہ نبی ﷺ کی سنت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) سنتِ فعلیہ (۲) اور سنتِ ترکیہ

میں اختصار کے طور پر اسے مختصراً بیان کروں گا۔ تفصیل کے لیے میری کتاب ''نمازِ وتر کا مسنون طریقہ، ص: ۹۵ تا ۹۹'' ضرور پڑھیے۔

امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ ہجری) فرماتے ہیں:

''ہمارا دوسرے دو کونوں کو نہ چھونا اس لیے نہیں کہ ہم بیت اللہ کو چھوڑ رہے ہیں طواف کرنے والا اسے کیسے چھوڑ رہا ہے کیونکہ وہ تو پورے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے بلکہ ہم تو فعل اور ترک میں سنت کی اتباع کرتے ہیں۔[1] یعنی ہمارا دوسرے دو کونوں کو نہ چھونا سنتِ ترکیہ کی بنا پر ہے کیونکہ

[1] كتاب الام للشافعي: ٢/٢٥٨، ٢٦٠ مكتبة الشاملة.

رسول اللہ ﷺ نے ان کو چھوا نہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹۹ء) فرماتے ہیں:

''محقق اہل علم کے نزدیک طے شدہ اصول ہے کہ ہر وہ عمل جس کے عبادت ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہو اگر اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان کے ذریعے ہمارے لیے مشروع نہ کیا اور نہ آپ نے اپنے فعل سے اس عبادت کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کیا ہو تو وہ سنت کی مخالفت ہے، کیونکہ سنت کی دو قسمیں ہیں: (۱) سنتِ فعلیہ اور (۲) سنتِ ترکیہ۔ آپ ﷺ نے ان عبادات میں جسے ترک کیا تو اسے ترک کرنا سنت ہے، کیا آپ نے نہیں دیکھا عیدین کی نمازوں اور نمازِ جنازہ کے لیے اذان نہیں دی جاتی حالانکہ وہ اللہ کے لیے ذکر و تعظیم ہے، اس کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنا جائز نہیں اور یہ (عیدین وغیرہ کے لیے اذان نہ دینا) ایسی

سنت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ترک کر دیا، آپ ﷺ کے اصحاب یہ معنی سمجھ گئے اس لیے انہوں نے بدعات سے بہت زیادہ بچاؤ کیا: وہ شخص مبارک باد کا مستحق ہے جسے اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق سے نوازا اور اس نے اس (سنت) کے ساتھ بدعت کی آمیزش نہیں کی۔ تب اسے خوش ہونا چاہیے کہ اللہ نے اپنی اطاعت کے لیے اور اپنی جنت میں داخل کرنے کے لیے اسے قبول فرما لیا، اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ [1]

مزید علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اتباع صحیح کا تقاضا یہ ہے کہ دلیل (سنت) آنے پر (اپنے آپ کو) روک لیا جائے اور اس میں قیاس و رائے (عموم، استدلال) کے لیے

[1] حجة النبي للألباني، ص: ١٠٠-١٠١.

گنجائش نہ چھوڑی جائے۔ [1]

ان سارے دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ جس طرح نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے اسی طرح نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام نہ پھیرنا بھی سنت ہے۔ کیونکہ اسے ہم سنتِ ترکیہ کہیں گے۔ یعنی ایسی سنت جسے رسول اللہ ﷺ نے ترک کر دیا۔

میں نے یہ مضمون کسی بھی مسلمان بھائی کی دل آزاری کے لیے نہیں لکھا بلکہ اصلاح اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کے لیے لکھا ہے وہ سنت جو چھوڑ دی گئی ہے اس مضمون میں اگر کوئی خامی یا غلطی ہے تو وہ میری اپنی طرف سے ہے اور اگر کوئی خوبی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

[1] تمام المنة للألبانی، ص: ١٨٥.

آخر میں اپنے ان پیارے دوستوں کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے میری مسلسل حوصلہ افزائی کی اور دنیاوی کام چھڑوا کر دین اسلام کی خدمت کا وسیع موقع فراہم کیا (حقیقت میں یہی آخرت کا سرمایہ ہے)۔

جن میں سرفہرست محترم زبیر جاوید صاحب، محترم ڈاکٹر عدنان قیصر ملک صاحب، محترم ڈاکٹر کاشف طور صاحب، محترم مولانا عبدالرحمٰن مظہر صاحب، محترم محمد عمران صاحب، محترم محمد زبیر (ثانی) صاحب، محترم مولانا عمران بن سلیم صاحب، محترم حافظ عبدالمنان صاحب، محترم حافظ مطیع الرحمٰن صاحب، محترم ابوصہیب صاحب، محترم توصیف الرحمٰن صاحب وغیرہم شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے ان تمام دوستوں کی دنیا اور آخرت بہتر کریں اور ان کے علم، عمل، عمر اور رزق میں برکت عطا

فرمائے اور اس چھوٹی سی کاوش کو میرے ان تمام دوستوں، میرے اہل خانہ اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سنت پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین ثم آمین۔)

ابو محمد خرم شہزاد

0346-4442421 - 0313-4596872

20/6/2014

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازِ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے

امام أبو محمد عبداللہ بن علی بن الجارود رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷) فرماتے ہیں:

((حدثنا محمد بن یحیٰی، قال ثنا عبدالرزاق، قال أنا معمر عن الزهری، قال سمعت أبا أمامة بن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ، یحدث ابن المسیب قال: اَلسُّنَّةُ فِی الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ تُكَبِّرَ ثُمَّ تَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ تُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ تُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَیِّتِ، وَ لَا تَقْرَأُ اِلَّا فِي التَّكْبِیْرَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ تُسَلِّمَ فِيْ نَفْسِهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ))

''سیّدنا أبو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازِ

جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی (پہلی) تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ کی قراءت کرے، پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی ﷺ پر درود پڑھے، پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرے، قراءت صرف پہلی تکبیر کے بعد کرے، پھر اپنی دائیں طرف آہستہ آواز سے سلام پھیر دے۔'' ❶

سند کی تحقیق

۱۔ محمد بن یحییٰ:

یہ صحیح بخاری اور سنن اربعہ کا راوی ہے، ان کو امام أحمد بن حنبل، امام أحمد بن سیار، امام أبو حاتم، امام نسائی، امام ابن

❶ المنتقی لابن الجارود، ص ٢١٦، حدیث نمبر: ٥٤٠۔ و مصنف عبدالرزاق: ٤٨٩/٣، ٤٩٠، حدیث نمبر: ٦٤٢٨۔ و السنن الکبری للبیهقی: ٣٩/٤، ٤٠، اسناده صحیح.

أبی داوٗد، امام ابن خزیمہ اور امام خطیب بغدادی وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ ❶

۲۔عبدالرزاق بن ہمام:

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں ان کو امام یعقوب بن سفیان، امام دارقطنی، امام عجلی، امام ابن شاہین وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا اور امام یحییٰ بن معین، امام علی بن مدینی، امام أبو زرعہ رازی وغیرہم نے اس کی توثیق کی ہے، یہ مدلس ہیں لیکن اس روایت میں انہوں نے سماع کی صراحت کر دی ہے۔ ❷

۳۔معمر بن راشد:

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/٣٢٨، ٣٢٩.

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/٤٤٥، ٤٤٦.

ان کو امام یحییٰ بن معین، امام أحمد بن حنبل، امام یعقوب بن شیبہ، امام عجلی، امام ابن حبان، امام عمرو بن علی اور امام نسائی وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ ❶

۴۔الزہری:

یہ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ القرشی الزہری ہے۔ یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

((الفقيه الحافظ ، متفق على جلالته و اتقانه .))

ان کو امام مالک، امام ایوب، امام لیث بن سعد اور امام ابن سعد، امام أبو حاتم وغیرہم نے ''ثقہ، امام'' کہا ہے، یہ مدلس ہیں لیکن اس روایت میں انہوں نے سماع کی صراحت

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر : ٥/٥٠١.

کر دی ہے۔ ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نمازِ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا

امام عبداللہ بن محمد بن أبی شیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۵ ہجری) فرماتے ہیں:

((حدثنا علی بن مسهر عن عبیدالله عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، أنه كان إذا صلى على الجنازة رفع یدیه فكبر فإذا فرغ سلم على یمینه واحدة))

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے، پھر تکبیر کہتے، پھر جب فارغ ہوتے تو اپنے

❶ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۲۸٦/٥۔ و تحریر تقریب التهذیب: ۳۱۷/۳.

دائیں طرف ایک سلام پھیرتے تھے۔'' ❶

سند کی تحقیق

۱۔علی بن مسہر:

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔ ان کی امام یحییٰ بن معین، امام عجلی، امام أحمد بن حنبل، امام أبوزرعہ رازی، امام نسائی، امام ابن سعد، امام ابن حبان وغیرہم نے توثیق کی ہے۔ ❷

۲۔عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب العدوی العمري المدنی:

---

❶ مصنف ابن أبی شیبة، کتاب الجنائز، باب فی التسلیم علی الجنازة کم هو: ۳/۱۹۰۔ السنن الکبری للبیهقی: ٤/٤۳، اسناده صحیح.

❷ تحریر تقریب التهذیب: ۳/٥٤، ٥٥.

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔ ان کو امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام أبوزرعہ رازی، امام أبوحاتم، امام ابن حبان، امام ابن سعد اور امام أحمد بن صالح وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ ❶

۳۔ نافع الفقیہ مولی ابن عمر ابوعبداللہ المدنی:

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔ ان کو امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابن سعد، امام عجلی، امام ابن حبان، امام أحمد بن حنبل، امام ابن شاہین، امام أحمد بن صالح اور امام خلیلی وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ ❷

اس کے علاوہ ثقہ تابعین محمد بن سیرین، حسن بصری اور مکحول رحمہم اللہ سے صحیح سند کے ساتھ نمازِ جنازہ میں دائیں طرف

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/٢٨.

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/٦٠٦، ٦٠٧.

ایک سلام پھیرنا ثابت ہے۔ ❶

نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے والی روایات کا تحقیقی جائزہ

روایت نمبر ۱ :.....((أخبرنا أبو حامد بن أبي العباس الزوزني ثنا أبوبكر الشافعي ثنا محمد بن مسلمة ثنا يزيد بن هارون أنبأ شريك عن إبراهيم الهجرى قال أمنا عبدالله بن أبي أوفي رضي الله عنه على جنازة ابنته فكبر أربعا فمكث ساعة حتى ظننا أنه سيكبر خمسة ثم سلم عن يمينه و عن شماله فلما انصرف قلنا له ما هذا قال: إِنِّيْ لَا أُزِيْدُلَكُمْ عَلٰى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ أَوْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ..... .

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ۳۰۸/۳.

''سیّدنا عبداللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر دائیں اور بائیں سلام پھیرا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔'' ❶

جـــواب: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

اوّل:.....اس روایت کی سند میں محمد بن مسلمہ بن الولید أبوجعفر الواسطی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام دارقطنی نے فرمایا: "لا بـــأس بـــه" ❷ امام ابن حبان نے اس کا ذکر "الثـقات" میں کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی

❶ السنن الکبری للبیهقی: ٤/٤٣، ح: ٦٧٧٩.
❷ سوالات الحاکم للدارقطنی: ١٦٨.
❸ الثقات لابن حبان: ٩/١٥٠.

نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو أبوالقاسم اللا لکائی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔

میں (امام ذہبی) کہتا ہوں: ((محمد بن مسلمة الواسطی، أتی بخبر باطل الحمل فیه علیه)) ❶ امام ابن عدی نے بھی اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❷ امام خطیب بغدادی نے فرمایا: ((فی أحادیثه مناکیر بأسانید واضعة)) ❸ امام ابن جوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کیا ہے۔ ❹ امام ہبۃ اللہ الطبری نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور امام أبومحمد الخلال نے فرمایا:

❶ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/۳۷٤.

❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۷/۵۵۲.

❸ تاریخ بغداد للخطیب: ۳/۳۰۵.

❹ الضعفاء و المتروکین للجوزی: ۳/۱۰۰.

وہ سخت ضعیف ہے۔ ❶ علامہ محمد طاہر بن علی نے کہا: محمد بن مسلمۃ الواسطی سخت ضعیف ہے۔ ❷ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے محمد بن مسلمۃ الواسطی پر صرف محدثین کی جرح ہی نقل کی ہے (سوائے دارقطنی کے)۔ ❸

دوم:..... اس روایت کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی مدلس ہے ❹ اور "عـــن" سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے۔

ســـوم: .....اس روایت کی سند میں راوی ابراہیم بن مسلم العبدی أبو اسحاق الکوفی ہجری کو جمہور محدثین نے سخت ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے امام عثمان بن سعید

❶ تاريخ بغداد للخطيب: ٣/٣٠٥۔ مكتبة الشاملة.
❷ تذكرة الموضوعات و الضعفاء، ص: ٢٩٥.
❸ لسان الميزان لابن حجر: ٥/٣٨١، ٣٨٢.
❹ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين، ص: ٤٣.

الدارمی نے امام یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ ابراہیم ہجری کی حدیث کیسی ہیں؟ تو امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❶ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء و الکذابین" میں کیا ہے۔ ❷ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ((کان إبراهيم الهجری يسوق الحديث سياقة جيدة على ما فيه)) امام محمد بن مثنی نے فرمایا: ((ما سمعت يحيى يحدث عن إبراهيم الهجری، و كان عبدالرحمن يحدث عن سفيان عنه)) امام أبوحاتم نے فرمایا: ''إبراہیم الہجری قوی نہیں، حدیث میں کمزور ہے۔'' ❸ امام المحدثین امام

❶ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: ١٦٢.

❷ الضعفاء و الكذابين لابن شاهين: ١١.

❸ الجرح و التعديل لابن أبی حاتم: ٧٨/٢.

بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: ''وہ اکثر خطائیں کرنے والا تھا۔'' ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: ((یُضعف حدیثه)) ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر "الضعفاء" میں کیا ہے۔ ❹ امام نسائی نے فرمایا: ''وہ ضعیف ہے۔'' ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کیا ہے نیز محدثین کی اس پر جرح نقل کی ہے۔ ❻ امام عبداللہ بن محمد نے فرمایا: ((کان سفیان بن عیینة یضعفه)) (ابراهیم

❶ کتاب الضعفاء للبخاری: ۱۰.
❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۹٤/۱.
❸ احوال الرجال للجوزجانی: ۱۳۱.
❹ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٦٥/۱.
❺ الضعفاء و المتروکین للنسائی، ص: ۲۸۳.
❻ الضعفاء و المتروکین للجوزی: ٥۲/۱.

الھجری) ❶ امام أبوزرعہ رازی نے فرمایا: ''وہ ضعیف ہے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: ''وہ حدیث میں ضعیف ہے۔'' امام الحاکم أبو أحمد نے فرمایا: ''یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔'' امام ابن سعد نے فرمایا: ''وہ حدیث میں ضعیف ہے۔''❷ امام ابن حجر نے فرمایا: ''یہ حدیث میں کمزور ہے اور موقوف روایات کو مرفوع بیان کرتا تھا۔''❸ امام ذہبی نے فرمایا: ''محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔''❹

علامہ البانی رحمہ اللہ (متوفی، ۱۹۹۹ء) نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔❺

❶ کتاب الضعفاء للبخاری: ۱۰.
❷ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱۰۷/۱، ۱۰۸.
❸ تقریب التهذیب لابن حجر، ص: ۲۳.
❹ دیوان الضعفاء و المتروکین للذهبی: ۲۵۲.
❺ احکام الجنائز، ص: ۱۶۲.

روایت نمبر ۲: .....((أخبرنا أبو حامد أحمد بـن على الرازى الحافظ أنبأ زاهر بن أحمد ثنا أبوبكر بن زياد النيسابورى ثنا أحمد بن سعيد الزهرى ثنا سعيد بن حفص ثنا موسى بن أعين عن خالد بن يزيد أبى عبدالرحمن عن زيد بن أبـي أنيسة عـن حـمـاد (بن أبي سليمان) عن إبـراهيـم (بـن يـزيـد الـنـخعي) عن علقمة و الأسـود عـن عبـدالـله (بن مسعود رضی اللہ عنہ) قال ثـلاث خـلال كـان رسول اللـه ﷺ يـفـعلهن تـركهـن الناس إحداهن التسليم على الجنازة مثل التسليم في الصلاة))[1]

''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین کام

[1] السنن الكبرى للبيهقى: ٤/٤٣، حديث: ٦٧٨٠.

ایسے ہیں جن کو اللہ کے رسول ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے ان میں سے ایک جنازے میں عام نماز کی طرح سلام پھیرنا ہے۔

جواب.....(**اوّل**): ..... یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے، کیونکہ اس روایت کی سند میں أبو حامد أحمد بن علی الرازی راوی ''مجہول'' ہے، اس راوی کی ایک حدیث کے بارے میں صرف امام بیہقی نے ''اسنادہ صحیح'' کہا ہے جب کہ امام بیہقی کا شمار متساہلین میں ہوتا ہے۔[1] راقم الحروف نے اپنی کتاب ''صحیح حصن المسلم'' میں ذکر کیا تھا، کہ یہ قاعدہ اگر ایک متساہل محدث مثلاً امام ابن حبان کسی راوی کی توثیق کریں تو وہ راوی مجہول ہی رہتا ہے، ہاں البتہ دو یا تین متساہل محدثین اس راوی کی توثیق کریں تو وہ راوی حسن درجہ

[1] ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح و التعدیل للذہبی، ص: ۱۵۹.

کا ہو جاتا ہے یہ قانون اصول حدیث و متقدمین محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ لہٰذا جس طرح "ضعیف + ضعیف = حسن لغیرہ" والا اصول ثابت نہیں، یعنی "ضعیف + ضعیف = ضعیف" ہی ہے۔ بالکل اسی طرح "متساھل + متساھل = متساھل" ہی ہے۔ اس لیے متساہل محدثین مثلاً امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی وغیرہم کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں، یہ تفصیل کا موقع نہیں لیکن اپنی زیر تکمیل کتاب "الضعفاء و المتروکین" میں اس پر تفصیل سے لکھوں گا۔ ان شاء اللہ اور ویسے بھی راوی اَبو حامد اَحمد بن علی کی توثیق اکیلے امام بیہقی (متساہل) نے کی ہے لہٰذا یہ راوی اہل علم کے ہاں بھی پکا "مجھول" ٹھہرا۔

راقم الحروف کے استاد محدث العصر، شیخ الحدیث حافظ

زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی امام بیہقی کو ''متساہل'' کہا ہے۔ [1]
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل کریں اور ان کے درجات بلند کریں اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ بھی نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف (سنت کے مطابق) ایک سلام پھیرنے کے قائل تھے۔
و الحمد للّٰہ .

دوم:.....اس روایت کی سند میں سعید بن حفص راوی کو صرف اکیلے متساہل محدث امام ابن حبان نے ''ثقہ'' کہا ہے اور اہل علم کے نزدیک اکیلے امام ابن حبان کی توثیق کی کوئی وقعت نہیں، لہٰذا یہ راوی بھی ''مجہول الحال'' ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام ابن حبان توثیق میں

[1] مقالات: ٤/٥٧٤.

متساہل ہیں اس لیے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجہول راویوں کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ایسے رواۃ جن کے بارے میں وہ خود صراحت کرتے ہیں کہ ان رواۃ کا مجھے کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہیں؟ اور نہ ان کے والد کا علم ہے کہ کون ہے؟ ان کی بھی توثیق کر دیتے ہیں جیسا کہ امام ابن عبدالہادی نے "الصارم المنکی" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ [1] اسی لیے امام ابن قطان نے فرمایا: ((فیه سعید ابن حفص و لا أعرف حاله)) [2] یعنی ''سعید بن حفص مجہول الحال ہے۔''

تنبیہ: .....متاخرین میں سے امام ذہبی (آٹھویں صدی) اور امام ابن حجر عسقلانی (نویں صدی) وغیرہم کا اس

[1] احادیث ضعیفة کا مجموعة للألباني مترجم: ۱/۷۱.

[2] نصب الراية: ۲/۱۵٦، المكتبة الشاملة.

راوی کی توثیق کرنا متقدمین محدثین اور اصولِ حدیث کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط اور نا قابل حجت ہے۔

سوم: .....اس روایت کی سند میں راوی حماد بن أبی سلیمان عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ❶ اور زید بن أبی انیسہ کا حماد بن أبی سلیمان سے اختلاط سے پہلے سننا ثابت نہیں، جیسا کہ امام ہیثمی کہتے ہیں: حماد بن أبی سلیمان کی صرف وہی روایت مقبول ہے جو اس سے قدیم شاگردوں، شعبہ، سفیان ثوری اور (ہشام) الدستوائی نے بیان کی ہے، ان (تینوں) کے علاوہ سب لوگوں نے اس سے اختلاط کے بعد ہی روایت کی ہے۔ ❷ اصولِ حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اختلاط سے پہلے روایت صحیح ہوتی ہے اور

❶ طبقات ابن سعد: ٦/٣٣.

❷ مجمع الزوائد: ١/١١٩، ١٢٠، مكتبة الشاملة.

اختلاط کے بعد والی روایت ضعیف ہوتی ہے، حماد بن أبی سلیمان نے یہ روایت اختلاط کے بعد بیان کی ہے۔

چھارم: .....حماد بن أبی سلیمان راوی مدلس ہے [1] اور "عن" سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے۔

پنجم: .....اس روایت کی سند میں راوی ابراہیم بن یزید النخعی بھی مدلس ہے [2] اور "عن" سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں۔

روایت نمبر ۳: .....((حدثنا عبدالله بن أحمد بن حنبل قال وجدت فی کتاب أبی بخطه حدثنا خالد بن نافع الأشعری عن سعید

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٤/٣۔ و الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ٣٧، ٣٨.

[2] معرفة علوم الحدیث للحاکم، ص: ١٠٨۔ و الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ٣٣.

ابن أبي بردة عن أبيه عن أبی موسی قال صلينا مع رسول اللّٰه ﷺ علی جنازة فسلم عن يمينه و عن شماله))

''ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت پر نماز پڑھی، آپ ﷺ نے اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔'' ❶

جواب: ..... یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کی سند میں خالد بن نافع الأشعری راوی ضعیف ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام أبوحاتم نے فرمایا: ((شیخ لیس بقوی، یکتب حدیثه)) امام أبوزرعہ نے فرمایا: ''وہ ضعیف

❶ المعجم الأوسط للطبرانی: ٣٢٦/٤، ٣٢٧، حدیث نمبر: ٤٣٣٧۔ مکتبة الشاملة.

الحدیث ہے۔''❶ امام نسائی نے فرمایا: ''وہ ضعیف ہے۔''❷ امام ابن عدی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے اور امام نسائی کی جرح نقل کی ہے۔❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کرنے کے بعد فرمایا: ''اس کو امام نسائی اور امام أبو حاتم نے ضعیف کہا ہے۔''❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔❺ امام خطیب بغدادی نے اس پر محدثین کی صرف جرح نقل کی ہے کہ امام أبو داؤد نے فرمایا: ''وہ متروک الحدیث ہے'' اور امام

❶ الجرح و التعدیل لابن أبی حاتم: ۳/۳۵۰.
❷ الضعفاء و المتروکین للنسائی، ص: ۲۸۹.
❸ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/۳۵۱.
❹ الضعفاء و المتروکین للجوزی: ۱/۲۵۱.
❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/۳۱۲.

نسائی نے فرمایا: ''وہ ضعیف ہے۔''[1] امام ہیثمی نے اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: ''اس روایت میں خالد بن نافع الأشعری راوی کو امام أبو زرعہ وغیرہ محدثین نے ضعیف کہا ہے''[2] اور ایک دوسرے مقام پر امام ہیثمی نے فرمایا: ''خالد بن نافع راوی ضعیف ہے۔''[3] علامہ البانی رحمہ اللہ ایک ضعیف حدیث کی بحث کے دوران فرماتے ہیں: ''اس روایت میں خالد بن نافع راوی ضعیف ہے۔''[4]

یہ تھی کل کائنات ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کی، جس کی بنا پر نمازِ جنازہ میں دوطرف سلام پھیرا جاتا ہے جب کہ

[1] تاريخ بغداد للخطيب: ٢٩٨/٨، ت: ٤٤٠٠ مكتبة الشاملة.
[2] مجمع الزوائد: ١٤٦/١، المكتبة الشاملة.
[3] مجمع الزوائد: ٣٥٤/٧، المكتبة الشاملة.
[4] سلسلة الاحاديث الضعيفة للألبانى: ٤١٢/١٤، حديث: ٦٦٧٣، المكتبة الشاملة.

ان تینوں روایات کی حقیقت آپ کے سامنے ہے۔اب امام محمد بن ابراہیم بن المنذر اور امام عبداللہ بن مبارک کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

امام أبوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ ہجری) نے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے، کہ نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف سلام پھیرنا چاہیے، مزید لکھتے ہیں: یہی قول اکثر اہل علم کا ہے (نمازِ جنازہ میں دائیں طرف سلام پھیرنا) اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام أحمد بن حنبل، اور امام اسحاق بن راہویہ وغیرہم سے مروی ہے۔ ❶

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ ہجری) فرماتے ہیں:((من سلّم علی الجنازة بتسلیمتین، فهو جاهل، جاهل)) ''جس شخص نے نمازِ جنازہ میں دو

❶ الأوسط لابن المنذر: ۹/ ۳۹۰، ۳۹۱، المکتبة الشاملة.

سلام پھیرے، وہ جاہل ہے، جاہل ہے۔''[1]

نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف ایک سلام ہے، دونوں طرف سلام پھیرنا رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی، یا کسی تابعی سے باسند صحیح ثابت نہیں، مدعی پر دلیل لازم ہے۔

نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت ہے

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ ہجری) فرماتے ہیں:

((قال أحمد بن محمد بن الجراح و ابن مخلد، قالا: حدثنا [عمر] بن شبة، قال: حدثنا يزيد بن هارون [قال]: أخبرنا يحيى بن سعيد، عن نافع، عن ابن عمر: أن النبى ﷺ كان إذا صلى على جنازة رفع يديه فى كل تكبيرة،

[1] مسائل أبى داؤد، ص: ١٥٤.

و إذا انصرف سلّم))

''سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور جب پھرتے (نماز ختم کرتے) تو سلام کہتے تھے۔'' ❶

سند کی تحقیق

۱۔ أحمد بن محمد بن الجراح:

"و كان ثقة" ❷

((و ابـن مـخـلد هو محمد بن مخلد بن حفص الدوري))

امام دارقطنی نے فرمایا: محمد بن مخلد ثقہ ہے۔ ❸

❶ كتـاب العلل للدارقطني: ۲۲/۱۳، حديث نمبر: ۲۹۰۸ اسناده حسن.

❷ تراجم رجال الدارقطني في سننه، ص: ۱۱۲.

❸ السنن الدارقطني: ۱۸۱/۱.

۲۔((عـمـر بن شبة بن عبيدة بن زيد بن رائطة الـنـميرى، أبو زيد بن أبي معاذ البصري، النحوي، الاخباري، نزيل بغداد))

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ثقہ ہے۔ ❶

امام ابن أبی حاتم نے فرمایا: ((و هـــو صـــدوق صاحب عربية و أدب و قال ابن حبان: مستقيم الحديث و قال الخطيب: كان ثقة عالما بالسير و أيام الناس و له تصانيف كثيرة)) ❷

۳۔ یزید بن ہارون بن زاذان السلمی مولاہم أبو خالد الواسطی:

"ثقة، متقن، عابد"

یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔ ❸

❶ تاريخ بغداد للخطيب: ١١/٢١٠.

❷ تهذيب التهذيب: ٤/٢٨٩.

❸ تحرير تقريب التهذيب: ٤/١٢٢.

۴۔ یحییٰ بن سعید بن قیس الانصاری المدنی، أبوسعید القاضی:
یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔
"ثقة ثبت"❶

۵۔ نافع، أبوعبداللہ المدنی، مولی ابن عمر:
یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔"ثقة، ثبت، فقيه، مشهور"❷

علاوہ ازیں سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا، صحیح سند سے ثابت ہے۔❸

اسی طرح ثقہ تابعین عطاء بن أبی رباح اور سالم بن عبداللہ❹ نیز حسن بصری، امام زہری، قیس بن أبی حازم،

❶ تحرير تقريب التهذيب: ٨٦/٤.
❷ تحرير تقريب التهذيب: ٩/٤.
❸ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٦/٣.
❹ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٧/٣.

نافع بن جبیر اور مکحول سے نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا، صحیح سند سے ثابت ہے۔ [1]

نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنے والی روایات کا تحقیقی جائزہ

روایت نمبر۱:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَّانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ

[1] جز رفع اليدين للبخاری، ص: ۱۰۹ تا ۱۱۳.

تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى)) ❶

''سیّدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے، پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔''

جواب: ..... یہ روایت سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

اوّل: ..... اس روایت کی سند میں الزہری یہ محمد بن مسلم ابن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب راوی گو کہ ثقہ ہے لیکن مشہور مدلس ہے ❷ اور "عن" سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں ہے لہٰذا یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی

❶ السنن الدارقطني: ١٨٥٢، ١٨٥٣۔ و سنن ترمذی: ١٠٧٧.

❷ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ٦٢.

وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم:..... اس روایت کی سند میں دوسرا راوی أبو فروہ یزید بن سنان سخت ضعیف ہے۔

امام الجوزجانی نے اس کے بارے میں فرمایا: اس میں کمزوری ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام أبی نعیم نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا، وہ متروک ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں اور امام علی بن مدینی نے

❶ احوال الرجال للجوزجانی: ٣١٩.

❷ الضعفاء و المتروکین للنسائی: ٦٥٠.

❸ کتاب الضعفاء لابی نعیم: ٢٧١.

❹ سوالات البرقانی: ٥٦٠.

❺ السنن الدارقطنی: ١/١٧٢.

فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، مزید امام ابن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں امام أبو حاتم نے فرمایا: محلّہ الصدوق اور اس پر غفلت غالب تھی اس کی حدیث لکھی جائے اور قابل حجت نہیں امام أبو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی حدیث کے مشابہ نہیں اور قابل حجت نہیں۔ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کرنے کے بعد محدثین کی اس پر جرح نقل کی ہے۔ ❸ امام عقیلی نے فرمایا: اس کی حدیث میں

❶ الجرح و التعدیل لابن أبی حاتم: ٢٦٦/٩.

❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ١٠٦/٣.

❸ الضعفاء و المتروکین لابن الجوزي: ٢٠٩/٣.

متابعت نہیں کی گئی۔ امام یحییٰ نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ ❶ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں امام احمد ابن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء و الکذابین" میں کیا ہے۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: "بالکذب" ❺ امام ذہبی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❼

❶ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٣٨٢/٤.
❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ١٥٢/٩.
❸ الضعفاء و الکذابین لابن شاهین: ٦٩٦.
❹ السنن الکبری للبیهقی: ١٢٨/٥.
❺ المحلی لابن حزم: ٤١٩/٩.
❻ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ٧٥٠/٢.
❼ تقریب التهذیب لابن حجر، ص: ٣٨٢.

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: یزید بن سنان راوی ضعیف ہے۔ ❶

سوم: .....اس سند میں تیسرا راوی یحییٰ بن یعلی الأسلمی بھی ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں: امام أبو حاتم نے فرمایا: یہ کوفی قوی نہیں اور ضعیف الحدیث ہے۔ ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ ❸ امام أحمد بن حنبل نے فرمایا: "لا أَخْبُرُهُ" ❹ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: وہ مضطرب الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: "كوفي من الشيعة" اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا وہ

❶ سلسلة الاحاديث الضعيفة للألباني: ١/٥٩٩.
❷ الجرح و التعديل لابن أبي حاتم: ٩/١٩٦.
❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/٤٣٥.
❹ العلل و معرفة الرجال: ٣/٥٦.
❺ التاريخ الأوسط للبخاري: ٤/٨٠٢.

کچھ چیز نہیں۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کرنے کے بعد اس پر صرف محدثین کی جرح نقل کی ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ شیعی ضعیف ہے۔ ❺ علامہ البانی نے فرمایا: ''الکوفی شیعی ضعیف''۔ ❻

روایت نمبر ۲: .....((حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ مِنْ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲۳۳/۷.
❷ کتاب العلل للدارقطنی: ۱۷۳/۵.
❸ الضعفاء و المتروکین للجوزی: ۲۰۶/۳.
❹ الکاشف للذهبی: ۳۷۹/۲.
❺ تقریب التهذیب لابن حجر، ص: ۳۸۰.
❻ سلسلة الاحادیث الضعیفة للألبانی: ۲۹۶/۲.

حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نمازِ جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

جواب: ..... یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

اول: ..... اس روایت کی سند میں حجاج بن نصیر راوی

❶ السنن للدارقطنی: ١٨٥٤.

منکر الحدیث، متروک اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔

امام مسلم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔[1] امام ابن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔[2] امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔[3] امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔امام أبوحاتم نے فرمایا:"منكر الحديث، ضعيف الحديث، ترك حديثه، كان الناس لا يحدثون عنه"[4] امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر''الضعفاء والمتروکین'' میں کرنے کے بعد محدثین کی اس پر صرف جرح نقل کی ہے۔[5] امام عقیلی نے اس کا ذکر''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ امام

[1] الكنى و الاسماء للمسلم: ٣٠٣٩.

[2] طبقات ابن سعد: ٣٠٥/٧.

[3] السنن الكبرى للبيهقى: ٤٨٣/٢.

[4] الجرح و التعديل لابن أبى حاتم: ١٦٧/٣.

[5] الضعفاء و المتروكين للجوزى: ١٩٣/١.

ابن معین نے فرمایا، وہ ضعیف ہے، امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے اور محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔ امام أبو داؤد نے فرمایا: اس کی حدیث کو محدثین نے ترک کر دیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: محدثین کا اس کو چھوڑ دینے پر اتفاق ہے۔ ❸ مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور بعض محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١/٢٨٥.
❷ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٢/٢٣١.
❸ الضعفاء و المتروكون للدارقطني: ١٧٤.
❹ السنن للدارقطني: ١/١٥٧.
❺ المغني في الضعفاء للذهبي: ١/٢٣٧.

یہ ضعیف ہے۔ ❶

دوم:.....اس روایت کی سند میں دوسرا راوی الفضل بن السکن ''مجہول'' ہے۔

امام عقیلی نے اس حدیث کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "لا یعرف" یعنی مجہول ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: "لا یعرف" یعنی مجہول ہے۔ ❹ نیز علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس کو مجہول کہا ہے۔ و الحمد للّٰہ . ❺

---

❶ تقریب التهذیب لابن حجر، ص: ٦٥.

❷ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٤٤٩/٣.

❸ لسان المیزان لابن حجر: ٣٤٠/١.

❹ میزان الاعتدال للذهبی: ٣٥٢/٣.

❺ احکام الجنائز للألبانی، ص: ١١٦.

نمازِ جنازہ کی صحیح مسنون دُعائیں

(۱)..... ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اسے معاف کر دے اور اس کی مہمانی باعزت کر اور اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح

[1] مسلم: ٩٦٣.

صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔''

(۲)..... ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا . أَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ .)) [1]

''اے اللہ! ہمارے زندہ، ہمارے مردہ، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑے، ہمارے

[1] اسناده صحيح: مسند أحمد: ١٧٥٤٦ـ السنن الكبرى للنسائي: ١٠٩١٨.

مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارے اسے ایمان پر مار۔''

(۳)..... ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ . فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ .))[1]

''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا اور حق والا ہے، پس اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، یقیناً تو ہی بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔''

[1] اسناده صحيح: المعجم الأوسط لابن المنذر: ۳۷۳/۹. المكتبه شامله.

نمازِ جنازہ کے مختصر صحیح احکام ومسائل

(۱)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے جنازے میں ایسے چالیس (۴۰) آدمی شامل ہوں جو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس (میت کے حق) میں ان کی سفارش قبول کرتا ہے۔''[1]

(۲)..... سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی، انہوں نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی برائی کی، انہوں نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو الاسود نے کہا: اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے

[1] صحيح مسلم: ٩٤٨.

فرمایا: میں نے وہی کہا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار مسلمان جس مسلمان کی تعریف کریں اور اچھی شہادت دیں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اور تین؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین بھی۔'' ہم نے عرض کیا: اور دو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھی۔'' پھر ایک کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ❶

(۳)..... رسول اللہ ﷺ نے شاہِ حبشہ نجاشی کی وفات پر جنازہ کا اعلان کروایا تھا۔ ❷

(٤)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں اور ان میں سے ایک اس کے جنازے کے ساتھ جانا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری: ١٣٦٨. ❷ صحیح بخاری: ١٢٤٥.
❸ صحیح بخاری: ١٢٤٠.

(۵)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کو جلدی لے کر چلو، اگر نیک ہے تو بہتر ہے، تم اسے اس کی نیکی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے تو برا ہے، تم اپنی گردن سے اسے اتار رہے ہو۔ ❶

(٦)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میت کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کرنے تک رہے اسے ایک قیراط اجر ملے گا اور جو دفن تک ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔'' پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔'' ❷

(۷)..... سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے لیکن سختی کے

---

❶ صحیح بخاری: ۱۳۱۵.

❷ صحیح بخاری: ۱۳۲۵.

ساتھ منع نہیں کیا گیا۔ ❶

(۸).....سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جنازے کے بارے میں کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا، پھر اس کے بعد آپ بیٹھے رہتے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ ❷

(۹).....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھا جائے۔'' ❸

(۱۰)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار جنازے

---

❶ صحیح بخاری: ۱۲۷۸.

❷ مسند أحمد ۸۲/۱، حدیث: ٦٢٣، اسناده صحیح، اسی مفہوم کی روایت کے لیے دیکھیے: صحیح مسلم: ۱۵۹۷.

❸ صحیح بخاری: ۱۳۱۰.

کے پیچھے چلے اور پیدل جنازے کے پیچھے اور آگے چلے، اور اس کے دائیں اور اس کے بائیں چلے۔''[1]

(۱۱).....میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا سنت ہے۔[2]

(۱۲)..... رسول اللہ ﷺ نجاشی کی وفات کے دن جنازہ گاہ کی طرف گئے اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔[3]

(۱۳).....سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! یقیناً رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھائی۔[4]

---

[1] سنن أبی داؤد: ١٤٠٤ اسناده صحيح.

[2] صحيح بخاری: ١٢٤٧.

[3] صحيح بخاری: ١٢٤٥.

[4] صحيح مسلم: ٩٧٣.

(١٤)..... رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ ❶

(١٥)..... سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ پر چار تکبیرات کہتے۔ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح بھی کرتے تھے۔ ❷

(١٦)..... رسول اللہ ﷺ نے ایک نمازِ جنازہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی دو صفیں بنوائیں۔ ❸

(١٧)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناتمام پیدا ہونے والے بچے پر نماز ادا کی جائے گی اور اس میں اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔ ❹

---

❶ صحيح بخاری: ١٣٣٣. ❷ صحيح مسلم: ٩٥٧.

❸ صحيح مسلم: ٩٥٢.

❹ سنن أبی داؤد: ٣١٨٠ اسناده صحيح.

(۱۸).....چھوٹے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھانا سنت ہے۔ ❶

(۱۹)..... رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نمازِ جنازہ ادانہیں کی۔ ❷

(۲۰)..... ایک وقت میں زیادہ میتیں ہوں تو ان سب پر ایک ہی مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھنا سنت ہے۔ ❸

(۲۱)..... رسول اللہ ﷺ نے (شہدائے احد) کو ان کے خون سمیت غسل اور نماز کے بغیر دفن کرنے کا حکم دیا۔ ❹

(۲۲)..... سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہدائے احد پر نمازِ

---

❶ سنن نسائی: ۱۹٤۲ اسناده صحیح.

❷ سنن أبی داؤد: ۳۱۸۹ اسناده صحیح.

❸ سنن نسائی: ۱۹۷۸ اسناده صحیح.

❹ صحیح بخاری: ۱۳٤۳.

جنازہ ادا کی۔ ❶

(۲۳)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج ایک نیک شخص حبشہ میں فوت ہو گیا ہے لہٰذا آؤ اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی۔ ❷

(۲٤)..... کافر، مشرک اور منافق کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرام ہے۔ ❸

(۲۵)..... رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ ❹

---

❶ صحيح بخاری: ١٣٤٤.

❷ صحيح بخاری: ١٣٢٠.

❸ سورة التوبة: ٨٤، ١١٣.

❹ صحيح مسلم: ١٦٢٤.

(۲۶)..... رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کی میت لائی گئی تاکہ آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو، اس لیے کہ اس پر قرض ہے۔ ابوقتادہ فرمانے لگے اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پورے کا پورا؟'' تو آپ ﷺ نے پھر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ❶

(۲۷)..... رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا: طلوعِ آفتاب کے وقت حتیٰ کہ بلند ہو جائے، جب سورج دوپہر کے وقت عین سر پر ہو حتیٰ کہ ڈھل جائے، غروب آفتاب کے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔ ❷

❶ صحیح بخاری: ۲۱٤۷. ❷ صحیح مسلم: ۱۹۲۹.

(۲۸)..... سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو وہ اس کے سر کے برابر کھڑے ہوئے پھر ایک عورت کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو آپ چارپائی کے درمیان میں کھڑے ہوئے اور پھر فرمایا: یہ سنت ہے۔ ❶

(۲۹)..... طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی، انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ (بعد میں) فرمایا: (میں نے اس لیے جہراً قراءت کی ہے) تاکہ تم جان لو کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سنت ہے۔ ❷

(۳۰)..... طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو

---

❶ سنن أبی داؤد: ۳۱۹٤ اسناده صحیح.

❷ صحیح بخاری: ۱۳۳۵.

انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورۃ بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں قراءت سنائی، جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ (سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنا) سنت اور حق ہے۔ ❶

(۳۱).....سیّدنا أبوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ آدمی (پہلی) تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ کی قراءت کرے، پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرے، قراءت صرف پہلی تکبیر کے بعد کرے پھر اپنی دائیں طرف آہستہ آواز سے سلام پھیر دے۔ ❷

---

❶ سنن نسائی: ۱۹۸۹ اسناده صحیح.

❷ المنتقی لابن الجارود: ٥٤٠ اسناده صحیح.

(۳۲).....سیّدنا اُبوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔ ❶

(۳۳).....نمازِ جنازہ میں اپنی دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے۔ ❷

(۳٤).....نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت ہے۔ ❸

(۳۵).....نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ مقتدی وہ سب کام کریں جو ان کا امام کرتا ہے۔ ❹

---

❶ سنن نسائی: ۱۹۹۳ اسناده صحیح.

❷ المنتقی لابن الجارود: ٥٤٠ اسناده صحیح.

❸ کتاب العلل للدارقطنی: ۲۹۰۸ اسناده صحیح.

❹ مستدرك حاکم: ۱۳۳۱ اسناده صحیح.

جنازے اور نمازِ جنازہ کے متعلق وہ امور جو سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں

(۱)..... جنازے پر پھول ڈالنا یا کوئی دوسری زیب و زینت کرنا، سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۲)..... جنازے پر سبز رنگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسری قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر ڈالنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۳)..... جنازے کے اوپر نقش و نگار والی مزین چادر ڈالنا سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(٤)..... جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کی تلاوت کرنا سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۵)..... یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا اور

گناہ گار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(٦)..... جنازے کو چاروں جانب سے دس دس قدم اٹھانے سے بخشش کا ہو جانا، سنت رسول ﷺ (صحیح حدیث) سے ثابت نہیں۔

(٧)..... جنازے کے ساتھ بلند آواز میں کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات پڑھنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(٨)..... جنازے کو تین مرتبہ اٹھانے سے اس کا حق ادا ہو جانا، صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(٩)..... جنازے کے آگے چلنا منع ہے اور جو آگے چلے تو وہ جنازے کے ساتھ نہیں، یہ صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(١٠).....جو بچہ پیدا ہوتے وقت نہ چیخے (اور فوت ہو

جائے تو) اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، یہ بات صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۱۱).....نمازِ جنازہ سے قبل اذان دینا یا اقامت کہنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱۲)..... نمازِ جنازہ میں جس میت پر تین صفیں ہو جائیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہیں یہ صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۱۳).....چھوٹے بچے کی نمازِ جنازہ گھر میں پڑھنا، صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۱٤)..... نمازِ جنازہ میں بلند آواز سے قراءت کرنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱۵).....نمازِ جنازہ میں ایک سے زائد دُعائیں پڑھنا، سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱۶)..... نمازِ جنازہ میں امام جب درود اور دُعائیں پڑھتا ہے اور مقتدی پیچھے آمین، آمین کہتے ہیں، یہ سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱۷).....نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا اور باقی تین تکبیروں میں رفع یدین نہ کرنا، یہ صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۱۸).....نمازِ جنازہ میں رکوع اور سجدہ کرنا، سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۱۹).....نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام (دائیں اور بائیں طرف) پھیرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۲۰)..... نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد لوگوں کا وہاں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۲۱)..... قبر پر مٹی ڈال کر سب لوگوں کا میت کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا مانگنا، یہ صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۲۲)..... میت کو دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

(۲۳)..... میت کو دفنانے کے بعد چالیس قدموں کے فاصلے پر پہنچ کر سب لوگوں کا اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر میت کے لیے دعا کرنا، سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔